REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 01/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۳۰ — شمارہ ۱۳

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۲۰ روپے

ششماہی ۱۰ روپے

ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے

فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۴ر امان (مارچ) — حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں الفضل مجریہ ۱۵ر مارچ کے ذریعہ موصول شدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضرت اقدس کو ابھی دانتوں میں تکلیف ہے"

احبابِ کرام انتہائی عاجزی و دردمندی کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور پُرنور کو کامل صحت و شفایابی عطا کرے اور غلبۂ اسلام کی بابرکت آسمانی مُہم میں حضور کو اپنی خصوصی تائید و نصرت سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

قادیان ۲۴ر امان (مارچ) — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت مقامی صوبہ اُڑیسہ کی متعدد جماعتوں کا کم و بیش ایک ماہ پر مشتمل کامیاب تربیتی دورہ فرمانے کے بعد کل رات بوقت دس بجے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کے ہمراہ بخیر و عافیت قادیان پہنچ چکے ہیں۔ دورانِ سفر گاہے بگاہے بلڈ شوگر اور بلڈ پریشر کی تکلیف لاحق ہو جانے کی وجہ سے اگرچہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی طبیعت ناساز رہی (باقی صلا پر)

۱۹ر جمادی الاوّل ۱۴۰۱ھ — ۲۶ر امان ۱۳۶۰ ہش — ۲۶ر مارچ ۱۹۸۱ء

جماعتِ احمدیہ سونگھڑہ (اُڑیسہ) کا دو روزہ کامیاب سالانہ جلسہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی تشریف آوری!!

بزرگانِ سلسلہ کے رُوح پرور اور بصیرت افروز علمی و تربیتی خطابات

(رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی سیّد فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ مقیم سونگھڑہ (اُڑیسہ)

خُدا تعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان ہے کہ صُوبہ اُڑیسہ کی پُرانی جماعت سونگھڑہ کو پھر وہ دن دیکھنا نصیب ہُوا کہ اس کے سالانہ جلسہ میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نافلہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برادرِ اصغر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بنفسِ نفیس شرکت فرما کر اپنے رُوح پرور خطاب سے نوازا۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی منظوری سے جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے سالانہ جلسہ کے انعقاد کے لئے ۸ر اور ۹ر امان (مارچ) ۱۳۶۰ہش/۱۹۸۰ء کی تاریخیں رکھی گئی تھیں۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ حسبِ پروگرام مورخہ ۸/۳/۸۱ کو محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان اور محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد صاحب الٰہ دین صدر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد (دکن) کی معیت میں بوقت قریباً پانچ بجے سہ پہر سرکاری کار میں سونگھڑہ تشریف لائے۔ احبابِ جماعت نے محترم حضرت میاں صاحب اور دیگر افرادِ قافلہ کا پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ والہانہ استقبال کیا۔ گلپوشی کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے دستِ مبارک سے جماعتِ احمدیہ سونگھڑہ کی مجوزہ عید گاہ کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔ بعد ازاں یہ قافلہ کوسبھی محلہ میں وارد ہُوا۔ جہاں احبابِ جماعت کے فیصلہ کے مطابق محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور دیگر افرادِ قافلہ کے قیام و طعام کا انتظام جناب سیٹھ عبد الحمید صاحب مرحوم کی رہائش گاہ پر کیا گیا تھا۔ ناشتہ اور دیگر ضروریات سے فارغ ہونے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب اور افرادِ قافلہ بذریعہ کار جلسہ گاہ پہنچے۔ جہاں سب سے پہلے نمازِ مغرب و عشاء حضرت میاں صاحب نے جمع کر کے پڑھائی۔

آغازِ جلسہ

بعد از نمازِ مغرب و عشاء محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں جلسے کا آغاز ہُوا۔ عزیز شیخ سجاد صاحب آف سورو کی تلاوتِ کلام پاک اور عزیز عبد الجلیل خاں صاحب کی نظم خوانی کے بعد جماعتِ احمدیہ سونگھڑہ کی جانب سے خاکسار نے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اور افرادِ قافلہ کی خدمت میں سپاسنامہ پڑھ کر سُنایا۔ اجلاس کی پہلی تقریر اُڑیہ میں مکرم شیخ کلیم الدین صاحب تاراکوٹی کی — "کرشن ثانی کی آمد" کے عنوان پر ہوئی۔ موصوف نے ہندو مذہب کے مختلف شاستروں کے حوالوں سے اس موضوع پر مفصل روشنی ڈالی۔

اس اجلاس کی دُوسری تقریر بزبان انگریزی محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب کی "اسلام اور سائنس" کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ مذہب اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں بلکہ مذہب ایک تھیوری اور سائنس اللہ تعالیٰ کے فعل کا نام ہے۔ اس کے بعد آپ نے مُسلمانوں کے ذریعہ مختلف سائنسی ایجادات اور انکشافات کی نشاندہی فرمائی۔

ازاں بعد مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ کٹک نے اُڑیہ زبان میں ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔

آخر میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے "ظہور امام مہدی علیہ السلام از رُوئے ہندو ازم" کے عنوان پر قرآن مجید، وید، اور گیتا کے حوالوں سے روشنی ڈالی۔ آپ کی یہ تقریر ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ جو ہندو بھائیوں کے لئے خاص طور پر دلچسپی کا باعث بنی۔

اجلاس کے اختتام سے قبل واجب الاحترام صدرِ مجلس محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے تسبیح و تحمید اور سورۃ صف کی بعض آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ اسلام سے ہٹ کر کوئی نئی جماعت نہیں۔ ہمارا کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، کعبہ اور قرآن مجید سب کچھ وہی ہے جس پر تمام مُسلمان ایمان رکھتے ہیں۔ ان حقائق کے باوجود اگر کوئی کہے کہ "تم مسلمان نہیں" تو اس کا یہ کہنا کسی بھی لحاظ سے درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔ آپ نے سونگھڑہ کے مخالفینِ احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ کس بنا پر ایک لمبے عرصہ سے احمدیوں کی مخالفت کرتے چلے آرہے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں بارہا فرمایا ہے کہ وہ کبھی بھی جھوٹوں کو اپنی تائید اور نصرت سے نہیں نوازتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آج اکنافِ عالم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی تعداد کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ اور احمدیت پر سُورج غروب نہیں ہوتا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ بالآخر آپ کی یہ رُوح پرور اور پُراثر تقریر تقریباً پون گھنٹہ تک جاری رہنے کے بعد ختم ہوئی۔

ازاں بعد مکرم سیّد صفی الباری صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت سونگھڑہ نے تمام حاضرین اور خاص طور سے لوکل ایم ایل اے صاحب کا دلی شکریہ ادا کیا۔ اور اجتماعی دُعا کے بعد پہلا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہُوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مورخہ ۹/۳/۸۱ کو محترم حضرت صاحبزادہ صاحب

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ رامان ۱۳۶۰ ہش !

ایک انتہائی لغو اور بے ہُودہ رسم

آج کے مہذب اور ترقی یافتہ دَور میں بھی انسانی معاشرہ کا بیک وقت انتہائی جدت پسند اور انتہائی قدامت پرست طبقات پر مشتمل ہونا ثابت کرتا ہے کہ ارتقاء کی بے شمار منزلیں طے کر چکنے کے باوجود انسانی ذہن ہمیشہ کی طرح آج بھی افراط اور تفریط کی راہوں پر گامزن اور ہر لحظہ حصولِ راہنمائی کے لیئے آسمانی نُور و ہدایت کا محتاج ہے۔

قرآن حکیم چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی نوعِ انسان کی مکمل راہنمائی کے لیئے نازل ہونے والی آخری اور دائمی شریعت ہے اس لئے دیگر تمام صحفِ سماوی کے مقابلہ میں یہ شرف و امتیاز بھی صرف اور صرف قرآن کریم کو ہی حاصل ہے کہ وہ قیامت تک نوعِ انسان کی ہر دینی اور دنیوی احتیاج کو کماحقہٗ طریق پر پُورا کرنے اور انسانی ذہن کو حقیقی فلاح و بہبُود کے راستہ پر گامزن کرنے کی بھر پور صلاحیت رکھتا ہے۔ اور چونکہ خود مہبط وحی قرآن حضور سرورِ کائنات و فخرِ موجودات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کا اپنا بے نظیر اُسوۂ حسنہ بھی قرآن حکیم ہی کے فرمودات کی حسین و جمیل عملی تفسیر ہے اس لئے افرادِ اُمّت کو زندگی کے ہر شُعبہ میں مکمل اور صحیح راہنمائی کے حصُول کے لئے ہمیشہ ان ہر دو بنیادی اصُولوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ ارشادِ نبویؐ ہے کہ :-

اِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ۔" (الحدیث)

ترجمہ :— اے لوگو! سُن لو! کہ بہترین تعلیم وُہ ہے جو خدا کی پاک کتاب قرآن مجید میں ہے۔ اور بہترین کامیابی کا طریق میری سنّت ہے اور بدترین باتیں، وہ رسوم و بدعات ہیں جو اِن ہر دو اُمور کو ترک کر کے لوگ اپنی طرف سے بنا لیتے ہیں۔ یاد رکھو! ہر رسم و بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت کا انجام دوزخ ہے۔

حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کے اِس واضح اصُولی ارشاد اور شدید انتباہ کے باوجود کس قدر افسوس اور خوف کا مقام ہے کہ آج کا مُسلم معاشرہ قرآن و سُنّت سے روگردانی اختیار کرنے کے نتیجہ میں ایک مرتبہ پھر شرک و بدعت اور بے ہُودہ رسوم و رواج کی ان ہی گراں بار سلاسل تلے دب چکا ہے۔ جن سے تمام نوعِ انسانی کو آزاد کرنے کے لئے دینِ حنیف کا دُنیا میں ظہُور ہُوا تھا اور جس کی تکمیل و اشاعت کی اہم ترین ذمّہ داری خود مُسلمانوں کے سپُرد کی گئی تھی۔ آج کے مُسلم معاشرہ میں جہاں ایک طبقہ اپنی جہالت اور قدامت پرستی کی بناء پر بے شمار غیر اسلامی، فرسُودہ اور دقیانوسی رُسوم و رواج کا اسیر ہے وہاں مغربیت کا دلدادہ جدت پسند طبقہ ہر جائز و ناجائز امر میں غیر اقوام کی اندھا دھند تقلید کو ہی اپنے لئے موجب فخر گمان کرتا ہے۔ حالانکہ ایسے ہی کمزور افرادِ اُمّت کے لئے کتب احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا یہ شدید ترین انتباہ بھی موجود ہے کہ :-

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔ (احمد و ابو داؤد)

یعنی جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ اُن ہی میں سے ہے۔

جدید مادی فلسفے اور مغربی تہذیب و تمدّن کی ظاہری چکا چوند پر فریفتہ آج کے مُسلم مسلمانوں میں غیر اقوام کی اندھی تقلید میں بے شمار دُوسری لغو اور بے ہودہ رسوم کی طرح "اپریل فول" کی بد رسم بھی ہر سال ایسی باقاعدگی اور پُورے اہتمام کے ساتھ منائی جاتی ہے گویا یہ کسی دُوسری قوم کی نہیں بلکہ خود مُسلمانوں کی ہی کوئی اپنی مقدس مذہبی تقریب ہے۔

جماعتِ احمدیّہ چونکہ خدا تعالےٰ کے اُس برگزیدہ مامُور کی قائم کردہ رُوحانی جماعت ہے جسے اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ کے مفاسد کی اصلاح کی غرض سے بطور حَکَم و عَدَل مبعُوث فرمایا ہے اس لئے سوائے کسی استثناء کے بفضلہٖ تعالیٰ اس جماعت کے تمام مخلص افراد ارشادِ ربّانی وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ (مومنون : ۴) کی تعمیل میں اپنے اس مقدس عہدِ بیعت کو ہمیشہ اپنی نگاہوں کے سامنے رکھتے ہیں جو اُنہوں نے اپنے محبُوب رُوحانی مُطاع سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تحریر فرمودہ دس شرائطِ بیعت کے ان مقدس الفاظ میں باندھا ہوا ہے :-

"**شرطِ ششم** :- یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز رہے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قَالَ اللہ و قَالَ الرَّسُول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔"

(تکمیلِ تبلیغ — اشتہار ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

افرادِ جماعتِ احمدیہ کا یہ اقرار صرف ان کی زبانوں تک ہی محدُود نہیں بلکہ اس کا عملی ثبُوت بفضلہٖ تعالےٰ ہر مخلص احمدی گھرانے میں بخوبی دیکھا جا سکتا ہے —— بلاشبہ ہر احمدی کے لئے اس کا یہ جماعتی امتیاز لائقِ صد فخر و ستائش ہے۔ تاہم ایسے مواقع پر ہمارے لئے اِس اہم پہلو کو بھی ہمیشہ اپنی نگاہوں کے سامنے رکھنا ضروری ہے کہ نو واردینِ سلسلہ اور احمدیت کی نئی نسل کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کی غرض سے وقتاً فوقتاً ہم انہیں بھی ایسے اہم اُمور سے متعلق حَکَم و عَدَل سیّدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور بزرگانِ سلسلہ کے اُصولی ارشادات سے آگاہ کرتے رہیں۔ تا ان اُمور سے کماحقہٗ واقفیت رکھنے کے نتیجہ میں وُہ بھی ہمیشہ اپنے مومنانہ وقار اور جماعتی امتیاز کو برقرار رکھنے والے ہوں۔ سو اسی مقصد کے پیشِ نظر "اپریل فُول" جیسی انتہائی لغو، بے ہُودہ اور سراسر غیر اسلامی رسم کے بارے میں حضور علیہ السلام کا ایک واضح ارشاد درج ذیل کیا جاتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں :-

"قرآن نے جھُوٹوں پر لعنت کی ہے اور نیز فرمایا ہے کہ جھُوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں۔ اور جھُوٹے بے ایمان ہوتے ہیں۔ اور جھُوٹوں پر شیطان نازل ہوتا ہے۔ اور صرف یہی نہیں فرمایا کہ تُم جھُوٹ مت بولو۔ بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ تم جھُوٹوں کی صُحبت بھی چھوڑ دو اور ان کو اپنا یار دوست مت بناؤ۔ اور خدا سے ڈرو۔ اور سچوں کے ساتھ رہو۔ —— اور ایک جگہ فرماتا ہے کہ جب تُو کوئی کلام کرے تو تیری کلام محض صدق ہو۔ ٹھٹھے کے طور پر بھی اس میں جھُوٹ نہ ہو۔ اب بتلاؤ یہ تعلیمیں انجیل میں کہاں ہیں —— ؟ اگر ایسی تعلیمیں ہوتیں تو عیسائیوں میں "**اپریل فول**" کی گندی رسمیں اب تک کیوں جاری رہتیں۔ دیکھو! **اپریل فُول** کیسی بُری رسم ہے کہ ناحق جھُوٹ بولنا اس میں تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے۔ یہ عیسائی تہذیب اور انجیلی تعلیم ہے۔"

(نُور القرآن جلد دوم صفحہ ۲۱)

حقیقت یہ ہے کہ اس نوع کے تمام لغو اور بے ہودہ مشاغل جن کا کوئی قومی، دینی اور اُخروی فائدہ نہ ہو، نہ صرف انسان کے قیمتی اوقات کو ضائع کرتے ہیں بلکہ ان کے نتیجہ میں انسان کا اپنا کردار بھی متاثّر ہوتا ہے۔ ایسے ہی چھوٹے چھوٹے لغو مشاغل کی کوکھ سے کبائر گناہ جنم لیتے ہیں۔ جس کا واضح ثبوت بہت سی غیر اقوام کی بگڑی ہوئی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شیطانی محرّکات سے ہمیشہ محفوظ رکھّے جو ہمیں اپنے مقصدِ حقیقی سے دُور لے جانے والے ہوں اور ان راہوں پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرماتا رہے جو اس کی رضا اور خوشنودی سے ہمکنار کرنے والی ہوں۔

آمین اللّٰھُمّ آمین ❊

خورشید احمد انور

خطبہ جمعہ

اس دنیوی زندگی میں ہر مقصد کے حصول کیلئے وہ اس زندگی سے تعلق رکھتا ہو یا اخروی زندگی سے اللہ تعالیٰ نے ایک راہ مقرر کی ہے

خدا تعالیٰ کی اس مقرر کردہ راہ پر چلے بغیر کوئی شخص نہ اپنے مقصد کو حاصل کر سکتا ہے اور نہ کامیابی اسے نصیب ہوتی ہے

محبتِ الٰہیہ کے حصول کا جو طریق قرآن کریم نے بتایا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور پیروی ہے

تم خدا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا تعلق قائم کرو اور ان کے سوا کسی اور چیز کی پرواہ نہ کرو!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۱ امان ۱۳۵۹ ہش مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"دنیا میں محبتیں بھی ہوتی ہیں، اور دشمنیاں بھی ہوتی ہیں۔ یہ محبت اور دشمنی افراد کے مابین بھی، خاندانوں کے درمیان بھی اور بین الاقوامی سطح پر بھی ہوتی ہے۔ دنیا کے اپنے اصول ہیں۔ دشمنی اور دوستی یا محبت جائز بھی ہوتی ہے اور ناجائز بھی ہوتی ہے۔ اور دنیا یہ سمجھتی ہے کہ اس کا فیصلہ کرنا کہ کونسی محبت جائز اور کونسی دشمنی جائز ہے اور کونسی ناجائز ہے یہ انسان کا کام ہے۔ دشمنیاں ہوس مال و زر کے نتیجہ میں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ اقتدار کے لئے بھی ہوتی ہیں۔

قومیں قوموں پر چڑھائی کرتی ہیں

ان کی زمینیں چھیننے کے لئے ان کے علاقے ہتھیانے کے لئے۔ قومیں قوموں سے محبت کرتی ہیں۔ اس لئے نہیں کہ جن سے محبت کا اظہار کیا جاتا ہے انہیں کچھ فائدہ پہنچانا مقصود ہو۔ بلکہ اس لئے کہ ان سے کچھ فائدہ حاصل کرنا مدعا ہوتا ہے۔ یہ تو دنیا کے دستور ہیں۔

لیکن وہ دوستی یا محبت یا دلی تعلق یا وہ دشمنی جسے مذہب اور دین ناجائز قرار دیتا ہے، جسے انسانی فطرت دھتکارتی ہے۔ اس کا فیصلہ قرآن کریم جیسی عظیم کتاب کے نزول کے بعد تو قرآن کریم ہی نے کرنا ہے۔ یہ انسان کا کام نہیں کہ وہ اس میدان میں کودے۔ اور یہ دعویٰ کرے کہ اسے کسی طاقت نے یہ حق دیا ہے یا یہ طاقت دی ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ خدا اور رسول کا دشمن کون ہے اور دوست کون۔ قرآن کریم نے اس سلسلہ میں ایک تو نہایت ہی اہم اور بنیادی بات انسان کے سامنے رکھی۔ اور اس کی وضاحت کے لئے بہت سی تفاصیل بیان کی ہیں۔ اس وقت میں مختصراً اس بنیادی چیز کو لے کے

قرآن کریم کی تعلیم

آپ کے سامنے رکھوں گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ۔

(آل عمران آیت: ۳۲، ۳۳)

محبت اور دشمنی کے بنیادی اصول ان دو آیات میں بیان کئے گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتا ہے کہ یہ اعلان کر دو اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو تمہارا یہ دعویٰ اسی صورت میں سچا ثابت ہوگا کہ میری پیروی کرو۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ تو کہہ کہ اتباعِ نبوی میں یہ صداقت مضمر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہو۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی بھی اطاعت کرتے ہو۔ لیکن اگر وہ یہ بات نہ مانیں اور اپنی محبت یا دشمنی کی بنیاد اس بنیاد پر نہ رکھیں کہ کفر کے نتیجہ میں محبتِ باری سے محرومی؛ اور اتباع کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا حصول ہے تو انہیں جاننا چاہیئے کہ کافروں سے تو اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ میں ایک دعوے کا ذکر ہے اور ظاہر ہے کہ یہ دعویٰ وہی کرے گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا حقیقی معنی میں وہی کرے گا۔ ویسے جو دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں دعویٰ ظاہری طور پر وہ بھی کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے خواہاں ہیں۔ یہاں اس دعویٰ کے ساتھ اس آیت کا جو مضمون ہے وہ یہ بات بھی بتا رہا ہے کہ ہر مقصود کے حصول کے لئے ایک سیدھا راستہ ہے۔ صراطِ مستقیم ہے۔ صرف روحانی مقاصد کے حصول کے لئے نہیں بلکہ دنیا کی زندگی میں مقصد دنیوی ہو یا دینی۔ اس زندگی سے تعلق رکھنے والا ہو یا اخروی زندگی سے تعلق رکھنے والا۔ ایک راہ سیدھی ہے جو اس مقصد کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے معین کی ہے۔ اور اس راہ پر چلے بغیر انسان وہاں پہنچ نہیں سکتا۔ اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتا۔ جو شخص مثلاً ربوہ سے سرگودھا جانا چاہے، اگر وہ لائل پور کی، فیصل آباد کی سڑک پر ادھر منہ کر کے فیصل آباد کی طرف چلنا شروع کر دے تو وہ سرگودھا نہیں پہنچے گا۔ خدا تعالیٰ نے ہر مقصد کے حصول کے لئے ایک معین راستہ مقرر کیا ہے اور وہ

خدا تعالیٰ کے کلام کی اصطلاح میں

صراطِ مستقیم ہے۔ تو اللہ تعالیٰ یہاں یہ فرماتا ہے کہ تمہارا دعویٰ یہ ہے کہ تم خدا سے پیار کرتے ہو۔ اور خدا کا پیار لینا چاہتے ہو۔ تمہیں سوچنا چاہیئے کہ خدا کا پیار کن راہوں پر چل کر یا کس صراطِ مستقیم پر گامزن ہو کر تمہیں مل سکتا ہے۔ یہ کامل اور مکمل کتاب انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے آئی اور اسے کھینچی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کروا لیا کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو فَاتَّبِعُوْنِیْ۔

فَاتَّبِعُوْنِیْ میں دراصل تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔ ایک تو اس میں یہ اعلان ہے کہ تمہارا بھی یہ دعویٰ ہے کہ تم خدا کا پیار حاصل کرنا چاہتے ہو اور

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی دعویٰ کہ مجھے خدا کا پیار چاہیئے ۔ دوسری بات یہاں یہ بیان ہوئی ہے کہ خدا تعالےٰ کے پیار کے حصول کے لئے خود اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سیدھی راہ بتائی جو اس کی رضا اور اس کے پیار تک پہنچاتی ہے ۔ اور تیسرے یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ پر گامزن ہو کر اپنے مقصد کو حاصل کرنے والے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ کے انتہائی پیار کو وصول کرنے والے ہیں ۔ یہ تین باتیں فَاتَّبِعُوْنِیْ کے اندر بیان کی گئی ہیں ۔

تو بتایا یہ گیا کہ دیکھو تمہارے دل میں بھی تڑپ ہے کہ

خُدا کا پیار حاصل کرو

تمہاری اپنی استعداد کے مطابق وہ تڑپ اور وہ جذبہ تھا ۔ میرے دل میں بھی تڑپ تھی کہ مَیں خدا کے پیار کو اور اس کی محبت کو حاصل کروں ۔ میرا یہ جذبہ اور میری یہ خواہش میری اپنی استعداد اور طاقت کے مطابق تھی ۔ نزول قرآن سے پہلے ہی آپؐ خدا کے حضور جھکنے اور دُعائیں کرنے والے تھے ۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر خدا نے میری اس تڑپ کو دیکھ کے مجھے ایک راستہ بتایا اور کہا کہ اس راستے پر چل ۔ تو میرے پیار کو حاصل کرے گا ۔ خدا کے حکم سے مَیں نے وہ راہ اختیار کی اور خدا کے فضل سے مَیں نے خُدا کی رحمتوں کو اور اس کی رضا کو اور اس کے پیار کی جنتوں کو حاصل کیا ۔ اس قدر وسعت کے ساتھ اور رفعت کے ساتھ گہرائیوں والی محبت انتہائی طور پر جو محبت انسان کرتا ہے ۔ وہ مَیں نے کی خدا سے اور خدائے عظیم خدا تعالیٰ جو جلال والا اور قدرتوں والا ہے ۔ اس نے اس قدر نعمتیں مجھے دے دیں کہ انسان کے تصور میں بھی وہ نہیں آسکتیں ۔

تو فَاتَّبِعُوْنِیْ میرے دل میں تڑپ تھی ۔ مجھے

ایک راہ دکھائی گئی

کہا گیا اس پہ چلو خدا کو پا لو گے ۔ اس کے پیار کو پالو گے ۔ مَیں اس راہ پر ... آپؐ کی طرف سے یہ اعلان قرآن کریم نے کیا ہے ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے شہادت دی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی حالت یہ ہے ۔ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ (الانعام : آیت ۵۱) یہاں تو یہ تھا میری اتباع کرو ۔ وہاں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا ، خدا تعالےٰ کی شہادت کے طور پر ہے یہ ، اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ میں تو صرف اس وحی کی اتباع کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر نازل ہوتی ہے ۔ اس کے علاوہ اور کسی چیز کے پیچھے نہیں میں لگتا ۔ تو کامل اتباع کا اعلان خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم میں کروایا ۔ کہ یہ اعلان کر دو تو خُدا جب کہتا ہے اعلان کرو ۔ تو خدا تعالیٰ شہادت دے رہا گواہی دے رہا ہوتا ہے کہ یہ سچی بات ہے ، یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ کی شہادت اس پر گواہی دے رہی ہے کہ جو وحی نازل ہوئی ، اس سے ایک ذرہ بھر نہ دائیں ہٹے نہ بائیں ہٹے ۔ وُہ

ایک سیدھا راستہ

تھا ۔ اس پر آپؐ گامزن ہوئے ۔ اس کو چھوڑا نہیں ۔ اس کو ایک لحظہ کے لئے بھی فراموش نہیں کیا ۔ اور اس پر چلنے میں کوئی سُستی اور غفلت نہیں برتی ۔ ... خدا تعالےٰ کی محبت کو پا لیا ۔ اور پایا بھی اس شان کے ساتھ ، اس ... کے ساتھ ، اس رفعت کے ساتھ ، اس وسعت کے ساتھ کہ آپؐ ... پہلے کسی نبی نے خُدا تعالےٰ کی اس قسم کی محبت کو حاصل نہیں کیا تھا ۔

تو یہاں یہ تین باتیں مَیں کہہ رہا ہوں جو اللہ تعالےٰ نے بیان کی ہیں اور ... دی ہے کہ تمہارے دل میں اگر واقعہ میں خدا تعالیٰ کے لئے پیار ... تو اس پیار کا جو مطالبہ ہے وہ یہ ہے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت ... اور اس کا نمونہ یہ ہے

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

(الاحزاب : اٰیۃ : ۲۲)

ایک کامل نمونہ تمہارے سامنے ہے ۔ جس نے ہر حُکم کی پورے طور پر سچے طور پر اپنے سارے دل کے ساتھ اطاعت کی اور وہ حکم بجا لائے اُن کی اتباع کرو ۔ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ۔ جس طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ ۔ خدا تعالےٰ کی وحی کی اتباع کر کے خُدا کے پیار اور محبت کو حاصل کیا تھا ۔ تم بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر خدا تعالیٰ کی نازل ہونے والی

قرآن کریم کی شکل میں

وحی کے مطابق زندگی گذار کے خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر لوگے ۔

وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان اور ہے ۔ آپؐ کے علاوہ ہر اُمتی جو ہے آپؐ کی اتباع کرنے والا اس میں کمزوریاں بھی ہوں گی ۔ تڑپ بھی ہوگی خدا سے ملنے کی ۔ لیکن بشری کمزوریاں بھی سرزد ہوں گی ۔ گھبرائے گا وہ ۔ اسے ایک بشارت کی ضرورت ہے آگے سے آگے بڑھنے کے لئے اور وہ بشارت یہاں دے دی گئی ۔ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ۔ تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا ۔ اگر اصرار نہ کرو گے توبہ کرو گے ۔ اللہ بہت بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے ۔

فرمایا اعلان کر دو اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ کہ اتَّبِعُوْنِیْ جب کہا گیا تو اس کے معنی ہی یہ ہیں یعنی کہا یہ گیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو ۔ اللہ کا پیار تمہیں حاصل ہو جائے گا ۔ آگے قرآن کریم نے ہی اس کی تفسیر کی کہ اتَّبِعُوْنِیْ میں جس اتباع کا ذکر ہے اس کے معنی یہ ہیں اَطِیْعُوا اللّٰہَ

خُدا تعالیٰ کی کامل اطاعت کرو

اور اس رنگ میں اطاعت کرو ۔ وَالرَّسُوْلَ رسول کی اطاعت کرو ۔ اس رنگ میں اطاعت کرو جس رنگ میں رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے خدا تعالےٰ کی وحی کی اطاعت کی ۔ یہ ہے محبت جو انسان خدا سے کرتا ہے اور یہ ہے جزاء محبت کے رنگ میں جسے انسان خدا سے حاصل کرتا ہے ۔ قرآن کریم نے بتایا ہے ہمیں ۔ لیکن جو اس راستے پر چلنے سے انکار کرے لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ تو اُسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ کی دُشمنی وہ مول لے گا ۔ اللہ اسے اپنا دشمن سمجھے گا ۔

تو دوستی محبت یا دشمنی اور عداوت اس رنگ میں ہے قرآن کریم کے نزدیک ، مَیں نے بتایا یہ اُصولی اور بنیادی چیز ہے جو یہاں بیان کی گئی ہے کہ محبت کرنا خُدا سے اس معنیٰ میں ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسوہ بنا کر آپؐ کے نقشِ قدم پر چلا جائے ۔ اور اللہ تعالےٰ کی کامل اطاعت کی جائے اسی رنگ میں جس رنگ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی کامل اطاعت کی ۔ اس فرق کے ساتھ کہ انہوں نے

اپنی استعداد اور قُوّت کے مطابق

اپنے رب کی اطاعت کی اور آپؐ کے متبعین نے اپنی اپنی قُوّت اور استعداد کے مطابق اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرنی ہے ۔ لیکن کرنی ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کے ۔ یہ تو وُہ محبت ہے جسے اسلام بتاتا ہے ۔ محبت خُدا سے ، محبت خدا کے رسُول سے کامل اتباع کامل محبت کے نتیجے میں ہی پیدا ہو گی تا ۔

فَاتَّبِعُوْنِیْ میں ایک اور اعلان کیا گیا تھا ۔ یعنی کامل اطاعت کرو خدا کی محبت حاصل کرنے کے لئے ۔ اور کامل اتباع تم کر نہیں سکتے جب تک مجھ سے بھی کامل محبت نہ کرو ۔ تو یہاں دو محبتیں ہیں ۔ ایک

محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا اس لئے کہ خدا کی نگاہ میں آپ کی عظمت بہت شان رکھتی ہے۔ اور آپ کے نقشِ قدم پر چلنا اس کے لئے کہ اس طرح پر اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کیا جا سکے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق زندگی نہیں گزارنا چاہتا لیکن خدا سے پیار کرنا چاہتا ہوں خدا کا پیار حاصل کرنا چاہتا ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ اعلان کیا تم خدا کا پیار حاصل نہیں کرو گے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ جو اس بتائے ہوئے طریق کا انکار کرتا ہے وہ

خدا کی دشمنی مول لیتا ہے

اس کی محبت حاصل نہیں کرتا۔

قرآن کریم نے متعدد جگہ اس کی تفسیر میں یہ بتایا کہ یہ یہ، یہ یہ، یہ چیزیں ہیں، اعمال ہیں جس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے۔ وہ میں بتاؤں گا اُن آیات کو جب لوں گا کہ ان میں یہ بھی ہے کہ یہ وہ باتیں ہیں جن سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساری عمر پرہیز کرتے رہے۔ آپ کی زندگی میں کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو اس قسم کا ہو کہ جو خدا کو پسند نہیں۔ خدا تعالیٰ نے بہت سی باتیں بتائیں۔ اور کہا کہ جو اس قسم کے ہیں اعمال ان سے خدا محبت کرتا ہے۔ مثلاً فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ

(البقرہ: آیت ۱۹۶)

اعمالِ صالحہ کو حسین رنگ میں جو بجا لاتے ہیں خدا تعالیٰ اُن سے پیار کرتا ہے۔ یہ بھی ایک عام اصولی بات ہے۔ لیکن اس کی نسبت تفصیلی بات ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی اسی رنگ میں رنگی ہوئی تھی۔ لیکن وہ تو تفصیل ہے۔ اس وقت میں بتا یہ رہا ہوں کہ یہ فیصلہ کرنا کہ کوئی شخص خدا یا رسول سے محبت کرتا ہے یا دشمن ہے یہ انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا کا کام ہے۔ اور

اس کو

نہایت حسین طور پر

اعلان کیا گیا ہے ان آیات میں جن کی تفسیر اس وقت میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہے۔

اور ہر احمدی سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمہارا تعلق صرف دو ہستیوں سے ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور محمدؐ کے رب سے۔ ان دو سے اپنا تعلق قائم کرو۔ اور کسی چیز کی کسی ہستی کی کسی منزلت کی پرواہ نہ کرو۔ اگر اپنا دعویٰ میں سچے ہو سکے اسی طرح اپنے دائرہ استعداد میں جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح نے پکارا تھا کہ خدا سے میں پیار کرتی ہوں، اور سچ ثابت کیا ہے، اسی طرح اگر ہر شعبۂ زندگی میں، ہر فعل میں، پیار آپ یہ کوشش کریں گے، خدا کا پیار آپ کو حاصل ہو جائے گا۔ اور خدا کا پیار جسے حاصل ہو جائے، ساری دنیا کی دولتیں ساری دُنیا کی نعمتیں جو انسان انسان سے حاصل کرتا ہے۔ وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ ایک مرے ہوئے کیڑے کے برابر بھی ان کی حیثیت نہیں ہے تو جو حقیقتِ زندگی ہے اسے پہچانیں۔ جو صراطِ مستقیم ہے خدا سے پیار کو حاصل کرنے کی اس راہ کو اختیار کریں جو نمونہ پیارا، بہت ہی پیارا آپ کے سامنے رکھا گیا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ

اسے آپ اپنائیں۔ جس راہ پر آپؐ کے نقشِ قدم آپ کو نظر آتے ہیں اس راہ کو آپ اختیار کریں پھر آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں گے۔ کیونکہ اس راہ کو اختیار کر کے کسی جگہ تو آپ پہنچیں نا۔ ہر حرکت جو ہے وہ کسی جگہ لے جاتی ہے۔ یا اگر نہیں پہنچیں گے تو قریب زیادہ سے زیادہ حاصل کرتے رہیں گے۔ اور جس غرض کے لئے اس راہ کو اختیار کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پایا اللہ تعالیٰ کی محبت کو۔ اس محبت کو آپ بھی پائیں گے۔ اور اس کے بغیر آپ کو کچھ نہیں چاہیئے۔ ہم تو کوشش کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہر حرکت کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ آپؐ گھوڑوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ ہم بھی کرتے ہیں۔ بعض لوگ نادانی میں اعتراض بھی کر جاتے ہیں اور سمجھتے نہیں کہ جب ہمارے محبوب محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس قدر پیار کیا گھوڑے سے تو ہم کیوں نہ کریں۔ ہم بھی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر چھوٹے کام میں ہر بڑے کام میں ہمیں توفیق دے کہ ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پہ چلنے والے ہوں"۔

پھر فرمایا "نمازیں آج میں جمع کروا دوں گا"۔

(منقول از الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۰ء)

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں جلسۂ یومِ مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تقریب

علمائے سلسلہ کی پُرمغز اور دلچسپ تقاریر

رپورٹ مرتبہ: جاوید اقبال اختر

قادیان - ۲۳ مارچ (امان)۔ آج مقامی طور پر مسجد اقصیٰ میں ٹھیک ۹½ بجے جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تقریب جماعتی روایات کے مطابق پورے وقار کے ساتھ منعقد ہوئی۔ جس میں مقامی احباب دستورات اور بچے کثیر تعداد میں موجود تھے۔

محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب قائم مقام امیر مقامی کی زیرِ صدارت اجلاس کی کارروائی مکرم مولوی نور الاسلام صاحب کی تلاوت کلامِ پاک سے شروع ہوئی۔ بعدہٗ مکرم وجیہ الدین صاحب بی۔ اے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سُنایا۔

اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی زیرِ عنوان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رفیع الشان منصب اور مقام

ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گزشتہ تمام انبیاء کی پیشگوئیوں کے مصداق تھے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تجدید و اشاعت کے لئے آپؑ کو ہی چُنا گیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف تحریرات سے آپ کا رفیع الشان منصب اور مقام بخوبی بیان فرمایا۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیرِ عنوان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بے نظیر علمِ کلام

ہوئی۔ موصوف نے دورانِ تقریر بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سُلطان القلم تھے۔ آپؑ نے ۲۸ سال کی قلیل مدت میں اسّی سے زائد علمی اور تحقیقی کتب تصنیف فرمائیں اور ان میں سے بعض کتب کو اعجازی رنگ میں پیش کیا لیکن آج تک اُن کا جواب کوئی نہ دے سکا۔ اسی طرح آپ نے مذہب، ہستی باری تعالیٰ اور اندرونی و بیرونی اختلافات کو دُور کرنے سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ سُنہری اصولوں کی وضاحت کر کے آپؑ کے علمِ کلام کا بے نظیر ہونا ثابت فرمایا۔

اس کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سُنایا۔

اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر محترم چوہدری عبدالغفور صاحب قائمقام امیر ضلع جھنگ (پاکستان) کی زیرِ عنوان

قادیان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دِلی محبت اور ہماری ذمہ داریاں

ہوئی۔ آپ نے سب سے پہلے قادیان کی اہمیت اس رنگ میں بیان فرمائی کہ یہ امام مہدی علیہ السلام کا مولد و مسکن و مدفن اور دارالامان ہے۔ نیز مختلف واقعات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قادیان سے دِلی محبت بیان فرما کر اس امر کو حاضرین کے گوش گزار کیا کہ (باقی صفحہ ۱۱ پر)

قسط چہارم

آرہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ✻ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کشمیر میں وفات پائی"

(مُصنّفہ : اے فیبر قیصر)

تلخیص و ترجمہ : محترم منظور احمد صاحب سوز ایم۔ اے وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

محترم منظور احمد صاحب سوز ایم۔ اے کی جانب سے نامور جرمن مصنف، صحافی اور مذہب کے تقابلی مطالعہ کے فاضل جناب اے فیبر قیصر کی محققانہ انگریزی تصنیف "عیسیٰ ؑ نے کشمیر میں وفات پائی" کے سلیس اُردو ترجمہ اور تلخیص پر مشتمل ابتدائی تین اقساط بدر کے علی الترتیب ۲۹ نومبر ۱۹۷۹ء، ۶ دسمبر ۱۹۷۹ء اور ۳ جنوری ۱۹۸۰ء کے شماروں میں ہدیۂ قارئین کی جاچکی ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ بعض غیر متوقع اور ناگزیر حالات پیش آجانے کی بنا پر اس تسلسل کو جاری نہیں رکھا جاسکا۔ مضمون کی اہمیت اور افادیت کے پیشِ نظر اب اس سلسلہ کو پھر شروع کیا جارہا ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ وہ زیرِ نظر قسط نمبر ۴ کا مطالعہ کرنے سے پہلے محولہ بالا ہر سہ اقساط کا بھی ایک مرتبہ مطالعہ ضرور فرمالیں۔ تا انہیں نفسِ مضمون سے متعارف ہونے میں آسانی ہو —— (ایڈیٹر بدر)

باب دوئم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تئیں پلاطوس کی ہمدردیاں

یہ تو الم نشرح ہے کہ پلاطوس گورنر یہودیہ نے (حضرت) عیسیٰ کو صلیب پر چڑھانے کے خلاف جرح کی۔ اناجیل متی اور یوحنا اس تکرار کی مندرجہ ذیل الفاظ میں خلاصہ پیش کرتی ہیں :-

"اس پر پلاطوس اُسے چھوڑ دینے میں کوشش کرنے لگا۔ مگر یہودیوں نے چلّا کر کہا، اگر تو اس کو چھوڑ دیتا ہے تو قیصر کا خیر خواہ نہیں جو کوئی اپنے کو بادشاہ بناتا ہے وہ قیصر کا مخالف ہے"۔

(یوحنا ۱۹ : ۱۲)

"جب وہ تختِ عدالت پر بیٹھا تھا تو اس کی بیوی نے اُسے کہلا بھیجا کہ تو اِس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ کیونکہ مَیں نے آج خواب میں اس کے سبب سے بہت دُکھ اُٹھایا ہے"۔

(متی ۲۷ : ۱۹)

"جب پلاطوس نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑتا۔ بلکہ اُلٹا بلوا ہوتا جاتا ہے۔ تو پانی لے کر لوگوں کے رُوبرو اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا مَیں اس راستباز کے خون سے بَری ہوں۔ تم جانو"۔

(متی ۲۷ : ۲۴)

اس کے علاوہ پلاطوس نے ۳۲ء میں جو خط قیصر کے نام تحریر کیا اُس سے بھی پلاطوس کے (حضرت) عیسیٰ کے بارہ میں خیالات و نظریات پر دلچسپ روشنی پڑتی ہے۔ یہ اصل خط "ویٹکن" کی لائبریری میں محفوظ ہے :-

" بخدمت قیصر

"گلیل میں ایک نوجوان شخص رونما ہُوا جو خدا کے نام پر فروتنی اور عاجزی کے عقیدۂ نو کی تبلیغ و اشاعت کرتا تھا ابتداءً مَیں نے خیال کیا کہ شاید وہ رومیوں کے خلاف عوام میں بغاوت پھیلانا چاہتا ہے۔ لیکن میرے یہ شبہات جلد ہی زائل ہوگئے۔ کیونکہ ناصرۃ کا یہ شخص یسوع اپنے اقوال میں یہودیوں کے بالمقابل رومیوں کا زیادہ حلیف نظر آیا۔

ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک شخص ایک درخت کے تنے کے رُوبرو جھکا ہُوا پرسکون طور پر اس جمِ غفیر سے مخاطب ہے جو اس کو گھیرے ہوئے تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ یسوع ہے۔ یہ اُس نمایاں فرق سے بھی منکشف تھا جو اس کے اور ان افراد کے مابین تھا جو اس کو گھیرے ہوئے تھے۔ اُس کے حسین و خوبصورت بال اور داڑھی نے اس کے بُشرے کو مقدس بنادیا تھا اس کی عمر ۳۰ برس کے لگ بھگ تھی۔ اور اس سے قبل مَیں نے ایسا رحیم و کریم اور دلپذیر چہرہ کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس کے صبیح چہرے اور اس کے سامعین کی سیاہ داڑھیوں کے درمیان کیسا اور کیا عجیب نمایاں فرق و امتیاز تھا؟ کیونکہ مَیں خود مخل نہ ہونا چاہتا تھا لہذا مَیں اپنے سیکرٹری کو بھیڑ میں شامل ہوکر اس کا کلام سُننے کو کہہ آیا۔

بعد میں میرے سیکرٹری نے بتایا کہ اُس نے مفکّرین اور فلاسفروں کی کتابوں میں بھی وہ بات کبھی نہیں پائی جس کا موازنہ یسُوع کی تعلیمات سے ہوسکے۔ وہ نہ تو خود باغی اور شورشی ہے اور نہ ہی عوام کو گمراہ کر رہا ہے نتیجۃً مَیں نے اس کے تحفّظ کا فیصلہ کرلیا۔ اور اس کو قول و فعل کی پُوری آزادی دے دی۔ اور اجازت دے دی کہ وُہ لوگوں کے اجتماعات بھی منعقد کرسکتا ہے۔ اس غیر محدود آزادی نے ان یہودیوں کو مشتعل کردیا جو اس سے برہم تھے۔ غرباء اس سے پریشان نہ تھے۔ صرف اُمراء اور بااختیار لوگ ہی برافروختہ تھے۔ اس کے بعد مَیں نے یسوع کو سرِعام ملاقات کے لئے خط تحریر کیا۔ اس پر وہ حاضر ہُوا۔ جب وہ ناصرتی پہنچا اُس وقت مَیں صُبح کی چہل قدمی کر رہا تھا۔ مَیں اس کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا میرے پَیروں کو لوہے کی بیڑیوں نے مرمریں فرش کے ساتھ جکڑ دیا ہے۔ اگرچہ وہ پُرسکون تھا لیکن میرا تمام جسم کسی مجرم کی طرح کانپ رہا تھا۔ کچھ دیر مَیں بے حس و حرکت اس غیر معمولی انسان کو دیکھتا اور جانچتا رہا۔ اس کے چہرے مہرے طور اطوار میں کوئی بات ناگوارِ خاطر نہ معلوم ہوتی تھی۔ اس کی موجودگی میں مَیں نے اس کے لئے ایک عزت و احترام کا انتہائی جذبہ محسوس کیا۔ مَیں نے اس کو کہا کہ اس کے وجود کے گرد ایک چمک سی محسوس ہوتی ہے۔ اور اس کی شخصیت کی پُرتاثیر سادگی اس کو موجودہ مفکّرین و معلمین سے ممیّز کرتی ہے۔ اُس نے اپنے پسندیدہ اطوار، سادگی، خاکساری اور محبت و شفقت کا ہم سب پر نہایت گہرا اثر چھوڑا۔ قابلِ قدر فرماں روائی کے یہ افعال ہی ہیں جو یسوعِ ناصرۃ سے متعلق ہیں اور انہیں کو مفصل طور پر آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے مَیں نے اس قدر وقت بھی لیا۔ میری رائے ہے کہ جو شخص سادہ پانی کو مئے ارغوانی میں تبدیل کردے، جو بیماروں کو شفا دے دے۔ بے جانوں میں جان ڈال دے۔ اور پُرشور سمندروں کو پُرسکون بنانے کی اہلیت رکھتا ہو وہ مجرمانہ افعال کا قصوروار ہرگز نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ جیسا کہ لوگ کہتے ہیں ہمیں بھی اس کو دراصل خدا کا فرستادہ ہی تسلیم کرنا چاہیئے"۔

آپ کا فرمانبردار : پلاطوس"۔

ظاہر ہے کہ پلاطوس عیسیٰ کی موت کا روادار نہیں تھا۔ لیکن یہودیوں نے اُسے باغی قرار دیا جو خود بادشاہ بننا چاہتا تھا۔ اور پلاطوس کو متنبہ کیا کہ اگر اُس نے یسُوع کو چھوڑ دیا تو وُہ اسے شہنشاہ قیصر کا غیر وفادار ٹھہرائیں گے۔ پلاطوس اپنے اعلیٰ و ارفع رتبہ کو جوکھم میں ڈالنا نہیں چاہتا تھا۔ اور کسی طور پر بھی نہ چاہتا تھا کہ قیصر کو اپنا دُشمن بنالے۔ لیکن اگر وہ عیسیٰ کو چھوڑ دیتا تو یقیناً یہودی یہی صُورت پیدا کردیتے، پھر وُہ کیا کرتا؟ بجز اس کے کہ جیسا کہ یہودی چاہتے تھے۔ اس کے سامنے ایک ہی راہ تھی کہ وہ تصلیبی کارروائی کو اس طور پر عمل میں لائے کہ یسوع اپنے معاندین کی ناعلمی میں اُس سے کسی طور پر زندہ بچ نکلے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں یہ امر خصوصیت کا حامل ہے کہ اس نے صلیب پر چڑھانے کا ایسا وقت مقرر کیا جبکہ تھوڑی دیر کے بعد ہی سبت کا دن شروع ہونے والا تھا۔ یعنی جُمعہ کا غروبِ آفتاب۔ کیونکہ یہودیوں کے دستور کے مطابق سبت شروع ہوجانے پر مجرموں کو صلیب پر نہیں رکھا جاسکتا تھا۔ یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ جن دو چوروں کو اُن کے ساتھ ساتھ صلیب پر

چڑھایا گیا تھا۔ ان کی ٹانگوں کی ہڈیاں توڑ کر جب صلیب پر سے اُتارا گیا تو وہ ابھی زندہ تھے تو یہ بات یقیناً بعید از قیاس ہے کہ (حضرت) عیسیٰ اس سے پیشتر ہی فوت ہو گئے ہوں۔ یہ بھی قابلِ توجہ ہے کہ اس موقعہ پر یوسف آرمیتیا جو (حضرت) عیسیٰ کا درپردہ شاگرد تھا آیا اور پلاطوس کی اجازت سے (حضرت) عیسیٰ کو اپنے ذاتی مقبرہ میں لے گیا۔ یہ تمام اُمور اس امکان سے ہم آہنگ نظر آتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ صلیب کے عذاب سے زندہ بچ نکلے ہوں چنانچہ اب ہم اس ضمن میں دیگر شہادتوں کا بھی جائزہ لیں گے۔

حضرت عیسیٰ نے صلیب پر وفات نہیں پائی

عبرانیوں ۵:۷ پر (حضرت) عیسیٰ کے متعلق مرقوم ہے کہ:۔

"اُس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اُسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا ہے اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سنی گئی۔"

چنانچہ یہ امر قرینِ قیاس ہے کہ حضرت عیسیٰ نے صلیب پر وفات نہیں پائی تاہم ہمیں مزید مستحکم دلائل کی بھی جستجو کرنا چاہئیے۔

جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے کہ سبت کی ابتداء سے قبل ہی صلیب دی جانی ضروری تھی نتیجۃً (حضرت) عیسیٰ کو جب صلیب پر کھینچا گیا تو اس کے تھوڑی دیر بعد ہی ان کو صلیب پر سے اُتار بھی لیا گیا۔ پھر صلیب بذاتہٖ فوری موت کا عمل نہیں ہے بلکہ ایک متواتر اذیت کا عمل ہے جو بعض اوقات کئی کئی دن تک جاری رہتا ہے اور آخر کار موت بھوک پیاس۔ موسم کی سختیوں اور گوشت خور پرندوں کے مسلسل حملوں کے نتیجہ میں واقع ہوتی ہے۔ بعض اوقات صلیب کے تعجیل اختتام کی غرض سے مجرم کی ٹانگیں بھی توڑ دی جاتی ہیں اور کبھی کبھی مجرم کو صلیب پر کھینچے جانے کی تعذیب کو ہی کافی سمجھا جاتا ہے اور اس لئے اس کو آزاد کر دیا جاتا ہے اور وہ زخم مندمل ہو جانے کے بعد طبعی عمر پاتا ہے۔ پھر لوقا ۲۳: ۳۹۔۴۰ کے مطابق (حضرت) عیسیٰ کو دو چوروں کے ساتھ صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ "پھر جو بدکار صلیب پر لٹکائے گئے تھے ان میں سے ایک اسے یوں طعنہ دینے لگا کہ کیا تو مسیح نہیں؟ تو اپنے آپ کو اور ہم کو بچا۔ مگر دوسرے نے اسے جھڑک کر جواب دیا کہ کیا تو خدا سے بھی نہیں ڈرتا حالانکہ اُسی سزا میں گرفتار ہے۔"

جیسا کہ پیشتر بھی تحریر کیا گیا ہے (حضرت) عیسیٰ اور دونوں چوروں کو ساتھ ساتھ صلیب پر سے اُتارا گیا تھا اس وقت چور زندہ تھے تو پھر (حضرت) عیسیٰ جو اسی اذیت سے دوچار تھے اتنی جلدی کیسے وفات پا گئے؟ جبکہ بالخصوص کچھ دیر قبل ہی انہوں نے بآوازِ بلند یہ گریہ وزاری بھی کی تھی کہ "ایلی ایلی لما سبقتانی" یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ بائبل میں بھی یہ وضاحت ہے کہ جب یوسف آرمیتیا نے (حضرت) عیسیٰ کی نعش کے لئے پلاطوس کی خدمت میں درخواست گذاری تو اس نے اپنے تجربہ کی بناء پر حیرت کا اظہار کیا کہ وہ ایسی جلدی مر گیا (مرقس ۱۵-۴۴) مزید برآں جب رومی سپاہی نے (حضرت) عیسیٰ کی موت کی تصدیق کے لئے ان کے پہلو میں بھالا مارا تو ان کے پہلو سے خون اور پانی بہہ نکلا (یوحنا ۱۹-۳۴) حالانکہ اگر وہ وفات پا چکے تھے تو ان کے جسم سے گاڑھا خون نکلنا چاہئیے تھا۔ اسی تعلق میں "تورن" کے کفن کی موجودہ تحقیق و تجزیہ بھی دلچسپ دلائل کا حامل ہے جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ مقبرہ میں (حضرت) عیسیٰ کی تکفین اس کفن سے کی ہوئی تھی۔

تورن کا کفن

ممتاز ماہر جرمیات اور زیورچ پولیس کی سائنٹیفک لیبارٹری کے ڈائریکٹر پروفیسر میکس فری نے ۱۹۶۹ء میں تورن کے کفن سے چمٹے ہوئے زرگل کا انتہائی ترقی یافتہ نئی طریق کار سے تجزیہ شروع کیا اور اس باریک بین تجزیہ سے کفن کے اوّل سے آخر تک کی تاریخ مرتب کی۔ بالخصوص انہوں نے کفن پر اس "زرگل" کو دریافت کیا تھا جو قلبِ ماہیت کے بعد مٹی کی شکل اختیار کر گیا تھا اس زرگل کی تحقیق و تجزیہ سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ ان پودوں کا "زرگل" ہے جو آج سے قریباً دو ہزار سال قبل فلسطین میں پائے جاتے تھے اور اس بات سے کفن کی اصلیت کے بارہ میں پھر انہیں کوئی شک و شبہ نہ رہا۔ کفن پر قسطنطنیہ اور اندرونِ روم کے علاقوں کے پودوں کے زرگل کا بھی سراغ ملا۔ مجموعی طور پر پندرہ قسم کے ذراتِ گل دریافت ہوئے تھے جن میں سے چھ فلسطین ایک قسطنطنیہ اور آٹھ اندرونِ روم کے علاقوں سے تعلق رکھتے تھے۔

چنانچہ ۱۹۶۹ء سے شروع ہونے والی اس تحقیقات کے نتائج کا خلاصہ ۱۹۷۱ء کے اوائل میں اخباری اطلاع کی صورت میں یوں جاری ہوا:۔

کفن کی سات سالہ تحقیق کے بعد اکثر سائنسدان اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ کی تدفین ہوئی اس وقت وہ زندہ تھے ماہرین نے تصدیق کی کہ جو مصلوب بھی اس کفن میں لپیٹا گیا تھا اس نے وہی اذیتیں اُٹھائی تھیں جو (حضرت) عیسیٰ کو پہنچی تھیں۔ لیکن اس نے صلیب پر وفات ہرگز نہیں پائی۔ بلکہ جب وہ دفنایا گیا تو اس وقت تک وہ زندہ تھا کفن کے ۲۸ خون کے دھبے یہی ثابت کرتے ہیں کہ دراصل مردہ جسم سے خون اس انداز میں جاری نہیں رہ سکتا تھا الغرض حضرت عیسیٰ کو زندہ ہی دفنایا گیا تھا۔ وگرنہ ہمیں ایک دوسرے عیسیٰ کے وجود کو تسلیم کرنا پڑتا ہے جس کو وہی اذیتیں اور صعوبتیں پہنچی ہوں۔

ریکارڈ کے مطابق یہ کفن نویں صدی عیسوی میں یروشلم میں تھا اور بارھویں صدی میں قسطنطنیہ میں رہا اور پھر ۱۳۷۴ء میں "ہاؤس آف سیوئے" کی ملکیت میں آیا ۱۵۳۲ء میں آگ لگ جانے سے اس کفن کو خاصہ نقصان پہنچا اور اس کے تین سال بعد یہ تورن پہنچا۔ ۱۵۳۶ء سے ۱۵۷۸ء تک کے عرصہ میں یہ ورسیلی، میلان اور نیس وغیرہ میں گردش کرتا رہا اور ۱۶۷۸ء میں یہ پھر واپس تورن آیا ۱۹۴۶ء میں سیوے کے ہمبرٹ ثانی HOBERT IIEO نے اپنا حق ملکیت برقرار رکھتے ہوئے اس کو تورن کے آرچ بشپ کی تحویل میں دے دیا۔

اس کفن کی لمبائی ۱۴ فٹ تین انچ اور چوڑائی ۳ فٹ سات انچ ہے جسم کا جو نقش اس پر مرتسم ہے اس کے ملاحظہ سے ڈیکن کے مسٹر کرٹی RICCI اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قد اُس کا پانچ فٹ چار انچ ہو گا۔ جبکہ روم کے ایک ماہر سنگ تراش لارین زوفیری کے تخمینہ کے بموجب قد ۵ فٹ دو انچ ہونا چاہئیے۔

کرٹ برنا کی کتاب
"عیسیٰ نے صلیب پر وفات نہیں پائی"

۱۹۵۷ء میں شائع ہوئی کرٹ برنا ایک کیتھولک عیسائی اور سٹاٹ گرٹ STUTT GART کے جرمن انسٹیٹیوٹ کے سیکرٹری ہیں انہوں نے ایرنی ENRCE کی تصویر کی اشاعت کے بعد اس کفن پر خصوصی تحقیق شروع کی اور اس تحقیق کے نتائج اپنی دو کتب [illegible] اور "عیسیٰ نے صلیب پر وفات نہیں پائی" میں شائع کئے بالخصوص موخر الذکر کتاب نے مغربی دنیا میں ہیجان پیدا کر دیا اور ایک بہت بڑے مناقشہ کو جنم دیا۔

(باقی)

درخواستہائے دعا

● — مکرم ڈاکٹر سید احمد صاحب [illegible] حیدرآباد اپنی کامل صحت و شفایابی اولادِ نرینہ عطا ہونے نیز والدین اور اہل و عیال کی صحت و تندرستی کے لئے جملہ بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

● — عزیز سیف الرحمٰن ابن مکرم فضل الرحمٰن صاحب سرینگر ماہ مئی اور جون میں دو امتحان دینے والے ہیں عزیز کی والدہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ نے مختلف مدات میں مبلغ ۱۵۱ روپے ادا کئے ہیں فجزاہم اللہ نیز عزیز کی نمایاں کامیابی نیز مکرم بابو تاج الدین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ سرینگر کی کامل صحت و شفایابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

خاکسار: محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ

● — خاکسار کے بیٹے عزیز ظفر اللہ کالج کے فائنل امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ مختلف مدات میں مبلغ ۲۰/- بیس روپے ارسال کرتے ہوئے عزیز کی نمایاں کامیابی اور ترقیات کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: محمد حبیب اللہ گوملا بہار

● — مکرم سیٹھ عبدالرحیم صاحب مالک سونگھڑہ مختلف مدات میں مبلغ [illegible] روپے ادا کر کے اپنے بچوں عزیزان عبدالرزاق و عبدالقدوس کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار:
سید انوار الدین احمد
سونگھڑہ اڑیسہ

ظہورِ مہدی کیلئے چودھویں صدی ہجری کی اہمیت

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شاہجہانپور

قرآن کریم نے چودھویں صدی ہجری کا مسئلہ حل کرنے کے لئے جو نادر پُر حکمت ایمان افروز اور دلآویز انداز بیان اختیار فرمایا ہے وہ نرالا، اعجازانہ، بصیرت افروز اور قرآن کریم کی شوکت کو بلند تر کرنے والا ہے۔

قرآن کریم نے اس مسئلہ کو سلسلہ موسویہ اور سلسلہ محمدیہ کی مماثلت تامہ میں محصور کر کے اس انداز سے حل فرمایا ہے کہ اس کے انکار سے قرآن کریم کے اکثر حصہ بلکہ پورے قرآن کریم کا انکار لازم آتا ہے اور اس پر تاریخی مشاہدات اور عام انسانی دلائل نے ایک ایسا انبار لگا دیا ہے کہ اگر اس پر یقین لانا محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ انتشار انگیز دلائل پیش کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں متعدد انبیاء علیہم السلام کے اسمائے گرامی موجود ہیں مگر تشبیہ صرف ایک نبی کو حاصل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ بتایا گیا ہے فرمایا:۔

انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا

یعنی ہم نے تمہاری طرف ایک ایسا رسول تم پر شاہد بنا کر بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تھا اس آیت کریمہ میں "کما" حرف تشبیہ ہے جس سے دونوں تشریعی انبیاء کرام کے مابین مماثلت بیان کی گئی ہے پھر اس امر کی وضاحت کے لئے کہ یہ مماثلت صرف دو نبیوں کے درمیان نہیں بلکہ دونوں انبیاء کرام کے سلسلوں کے درمیان بھی مقصود ہے حرف "کما" آیت آیت استخلاف میں بھی بیان ہوا ہے جیسا کہ فرماتا ہے:۔

وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم (النور)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ اور آنحضرت کے سلسلہ خلفاء

کے مابین کامل مشابہت و مماثلت پائی جاتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے لہٰذا اس مماثلت تامہ کی رو سے یہ ضروری تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی چودھویں صدی میں ہی مسیح و مہدی کا ظہور ہو۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس وجود سے دونوں سلسلوں کی مماثلت تامہ منصۂ شہود پر آ گئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابین متعدد خلفاء اور انبیاء کرام موسوی شریعت میں مبعوث ہوتے رہے مگر قرآن کریم نے موسوی سلسلہ کے صرف ان دو اہم ادوار کو پیش کیا ہے جن کا درمیانی عرصہ چودہ سو سال بنتا ہے۔ لیس سلسلہ محمدیہ کے سلسلہ موسویہ سے مکمل طور پر مماثل و مشابہ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ شریعت محمدیہ کے بھی دو ہی اہم دور ہوں اور ان ادوار کا درمیانی عرصہ بھی چودہ سو سال میں محصور ہو۔ اس کے ثبوت ملاحظہ ہوں:۔

(۱) قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اسم گرامی ساٹھ سے زیادہ مرتبہ استعمال ہوا ہے اتنی بڑی تعداد میں اور کسی بھی نبی اللہ کا نام قرآن کریم میں استعمال نہیں ہوا۔ پھر موسوی خلفاء کرام میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اسم گرامی قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے یعنی ۲۵ مرتبہ اور اگر عیسیٰ کے ساتھ مسیح اور ابن مریم کو بھی ملا لیا جائے تو یہ تعداد چالیس سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔ یہ اس بات کا زبردست قرآنی ثبوت ہے کہ سلسلہ موسویہ اور سلسلہ محمدیہ کے دو دو دور ہیں اور ان کا درمیانی فاصلہ چودہ سو سال کا ہے۔ لہٰذا اس سے بھی مسیح و مہدی کا ظہور چودھویں صدی متعین ہوا۔

(۲) قرآن کریم میں سابقہ الہامی کتب میں سے سب سے زیادہ توراۃ اور انجیل کے نام درج ہوئے ہیں۔ توراۃ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر شریعت اور قانون کی کتاب نازل ہوئی تھی یہ لفظ ۱۸ مرتبہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ انجیل جو شریعت کی کتاب نہیں تھی ہاں کتاب تھی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی

یہ لفظ گیارہ مرتبہ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ یہ امر بھی بالبداہت ہمارے موقف کی تائید کرتا ہے۔

اس جگہ یہ شبہ وارد ہو سکتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تو موسوی خلفاء و انبیاء کرام بھی تھے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں تھا اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک پیشگوئی ہے کہ لیس بینی و بینہ نبی (بخاری) یعنی میرے اور مسیح موعود کے درمیان اور کوئی نبی نہیں ہو گا۔ لہٰذا یہ ایک استثناء ہے۔

(۳) سورۃ الصف میں بھی پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک سے "اسمہ احمد" کی بشارت درج کی ہے اور ان دونوں انبیاء کا درمیانی عرصہ چودہ سو سال پر حاوی ہے۔

(۴) قرآن کریم میں متعدد مقامات پر یہ اسلوب بیان موجود ہے کہ اگرچہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے درمیانی عرصہ میں متعدد انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے مگر خدا تعالیٰ نے بار بار موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کو ساتھ ساتھ بیان فرمایا ہے تا اس امر کی اچھی طرح نشاندہی ہو جائے کہ شریعت موسویہ کے بھی دو ہی اہم دور ہیں اور ان ادوار کا درمیانی عرصہ چودہ سو سال پر محیط ہے

(۵) سورۃ فاتحہ میں بھی یہ دعا سکھائی گئی ہے جو ہر نماز میں دہرائی جاتی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم اے رب العالمین ہمیں سیدھی راہ دکھا صراط الذین انعمت علیہم راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین یعنی نہ ان پر تیرا غضب بھڑکا اور نہ گمراہوں کا راستہ۔

مفسرین کرام نے مغضوب علیہم اور ضالین سے مراد یہود اور نصاریٰ لئے ہیں۔ گویا مسلمانوں کو سورۃ فاتحہ میں ان کے راستے سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے آج یہ پیشگوئی بڑی وضاحت کے ساتھ پوری ہو گئی ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے مسلمان منعم علیہ گروہ میں شامل ہو گئے ہیں اور

انکار کرنے والے یہود و نصاریٰ کا رنگ پکڑ گئے ہیں۔ جس طرح یہود نے مسیح پر ایمان لانے سے قبل ایلیا نبی کے جسد خاکی آسمان سے نزول کا مطالبہ کر رکھا تھا اور ان میں سے انتہا پرستوں نے تیاری کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھا دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ان کو بچا لیا وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم

اسی طرح غیر احمدی علماء نے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بجسد خاکی آسمان پر یقین کر کے ان کی آمد ثانی کے قائل ہیں بلکہ اہل حدیث نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شدید مخالفت بھی کی اور انگریزوں کی حکومت میں جب پادریوں نے حضور پر اقدام قتل کا مقدمہ دائر کیا تو اس جھوٹے مقدمہ میں ان علماء نے جا کر جھوٹی گواہیاں دیں۔ لیکن حضور کی پیشگوئی کے مطابق اس سے بری ہوئے حضور فرماتے ہیں ؎

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

علاوہ ازیں یہود نے جس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جسمانی ولادت پر اعتراض کر کے حضرت مریم علیہا السلام پر بہتان عظیم باندھا تھا۔ اسی طرح غیر احمدی علماء نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معنوی اور روحانی اعتبار سے ابن مریم ہونے کے دعویٰ پر اعتراضات کر کے یہود سے مماثلت اختیار کر لی۔

چودھویں صدی کے غیر احمدی علماء کو عیسائیوں سے مشابہت اس طور سے حاصل ہے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا یقین کرتے ہیں۔ غیر احمدی علماء مانتے تو نہیں البتہ خدائی صفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
تم مسلماں ہو جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

بہر حال یہ تمام امور ثابت کرتے ہیں کہ سلسلہ موسویہ و سلسلہ محمدیہ کے اوّل و آخر میں مماثلت تامہ پائی جاتی ہے اور ان اوّل و آخر میں چودھویں صدی محصور ہے لہٰذا بالیقین مسیح و مہدی کا ظہور چودھویں صدی قرار پاتا ہے۔

۶۔ قرآن کریم کے گہری مطالعہ سے یہ بات اظہر من الشمس دکھائی دیتی ہے کہ اس میں سب سے زیادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کا تذکرہ ہے اور دوسرے نمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں بلکہ ان دونوں انبیاء کرام کے مخالفین کا بھی تذکرہ کثرت سے موجود ہے اور ان کا عرصہ مبعوث

وسولاً کے الفاظ میں ان دونوں ادوار کے مخالفین میں بھی مماثلت بیان کی گئی ہے اسی وجہ سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّتِ محمدیہ میں بھی یہود و نصاریٰ کے مثیل پیدا ہونے کی پیشگوئی بیان فرمائی تھی اور اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ حذو النعل بالنعل یعنی جس طرح ایک جوتا دوسرے جوتا کے برابر ہوتا ہے ایسی ہی یہود و نصاریٰ سے کامل مشابہت اُمّتِ محمدیہ کے افراد کو حاصل ہو جائے گی۔ بہرحال یہ سب کچھ پورا ہو گیا ہے۔

۷۔ آیت استخلاف کا ایک مفاد یہ بھی ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ بھی ہوتے تو بھی نہیں آ سکتے تھے کیونکہ اس میں حرفِ تشبیہ "کما" کے ذریعہ سے محمدی خلفاء کرام کو مشبہ بتایا گیا ہے اور موسوی خلفاء کرام کو مشبہ بہ اور مشبہ و مشبہ بہ ایک دوسرے کا عین نہیں ہوتا ان میں مغایرت پایا جانا ضروری ہے۔ اس مماثلت کا ذکر بائبل میں بھی موجود ہے فرمایا:-

"خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔"

(استثناء [illegible])

بائبل کی اس پیشگوئی کو غیر احمدی علماء بھی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں کرتے ہیں۔ چنانچہ مولوی سید سلیمان صاحب ندوی نے اپنی کتاب سیرۃ النبی جلد سوم [illegible] یہ پیشگوئی درج کی ہے۔ قرآن کریم میں ایک اور جگہ بھی اس پیشگوئی کی طرف [illegible] اشارہ کیا گیا ہے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ

(احقاف ع ۱)

یعنی تو کہہ دے مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر میری وحی خدا کی طرف سے ہوئی اور تم نے اس کا انکار کر دیا باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک (یعنی موسیٰ) گواہی دے چکا ہے کہ اس کی مانند ایک شخص برپا ہوگا۔ دوسرے دور کے متعلق بھی بائبل میں پیشگوئی موجود ہے۔ دانیال نبی فرماتے ہیں:-

"اس وقت ۱۲۹۰ دن ہوں گے مبارک وہ جو انتظار کیا جائے گا۔ اور تیرہ سو پینتیس روز تک اپنا کام حسنت سے کرے گا۔..." کی

نے صادق کو مشرق سے مبعوث کیا۔ اور اسے اپنے حضور بلایا اور قوموں کو اس کے آگے دھر دیا اور بادشاہوں پر اسے حاکم کیا"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مشرق سے ظاہر ہوئے سائنس کی ایجادات نے ایسے ذرائع مہیا فرما دئے کہ زمین کے کناروں تک پائی جانے والی اقوام کو جماعت احمدیہ کی تبلیغ بڑی آسانی سے پہنچ رہی ہے جو عنقریب جماعت میں داخل ہو جائیں گی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام بھی ہے کہ

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اس پیشگوئی کی تشریح بیان فرماتے ہیں:-

"اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے (جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے) جب ۱۲۹۰ برس گذریں گے تو مسیح موعود ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس ہجری تک اپنا کام چلائے گا یعنی چودھویں صدی سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا"۔

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۱۹۱)

فرمایا:-

"یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ۱۲۹۰ ہجری میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرفِ مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹)

بہرحال بائبل میں بھی سلسلہ محمدیہ کے دونوں اہم دوروں کا ذکر سلسلہ موسویہ کی مماثلت کی صورت میں موجود ہے اور اس میں بھی مسیح و مہدی کا ظہور چودھویں صدی [illegible] بتایا گیا ہے۔

(۸) قرآن کریم کی سورۃ جمعہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں بتائی ہیں اوّل امیین میں دوسری آخرین میں اور دوسری بعثت حدیث نبوی کی رُو سے "رجل فارس" کے وجود میں بتائی گئی ہے اسی طرح احادیث نبوی میں بھی اُمّتِ محمدیہ کے دو ہی اہم دور بتائے گئے ہیں حضور فرماتے ہیں کہ:- وہ اُمّت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے اوّل میں میں ہوں اور آخر میں مسیح ہو فرمایا میری اُمّت کی مثال اس بارش کی ہے جس کے متعلق نہیں کہہ سکتے کہ اس کا پہلا حصہ زیادہ بابرکت ہے یا آخری حصہ۔

ان سب باتوں کو جب [illegible] اور سلسلہ محمدیہ کی مماثلت کے تحت [illegible]

گئے۔ تو ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہو جائے گا کہ مسیح و مہدی کا ظہور چودھویں صدی میں یقینی تھا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں مبعوث ہوئے تھے لہٰذا چودھویں صدی ہجری میں ظہور مسیح و مہدی بڑے عظیم الشان قرآنی دلائل میں محصور ہے۔ اسی امر کی وضاحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"حکم ہے کہ تحقق مشابہت کے لئے یہ ضروری ہے کہ دونوں سلسلے کے اوّل اور آخر میں نمایاں مشابہت ہو یعنی یہ ضروری ہے کہ اس سلسلہ کے اوّل پر مثیل موسیٰ اور اس سلسلہ کے اخیر میں مثیل عیسیٰ ہو اور ہمارے مخالف علماء یہ جانتے ہیں کہ سلسلہ ملتِ اسلامیہ مثیل موسیٰ سے شروع ہوا۔ مگر وہ سراسر ہٹ دھرمی سے اس بات کو قبول نہیں کرتے کہ خاتمہ اس سلسلہ کا مثیل عیسیٰ پر ہوگا اور اس صورت میں وہ عمداً قرآن مجید کو چھوڑتے ہیں کیا یہ سچ نہیں ہے کہ قرآن شریف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے۔ بلکہ آیت کما استخلف الذین من قبلھم میں تمام سلسلہ خلافتِ محمدیہ کو سلسلہ خلافتِ موسویہ کا مثیل قرار دیا ہے پس اس صورت میں [illegible] وجوباً لازم آتا ہے کہ سلسلہ خلافتِ اسلامیہ کے آخر میں ایک مثیل عیسیٰ پیدا ہو اور چونکہ اوّل اور آخر کی مشابہت ثابت ہونے سے

تمام سلسلہ کی مشابہت ثابت ہو جاتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے پاک نبیوں کی کتابوں میں جا بجا انہیں دونوں باتوں پر زور دیا گیا ہے۔ بلکہ اوّل اور آخر کے دشمنوں میں بھی مشابہت ثابت کی گئی ہے جیسا کہ ابوجہل کو فرعون سے مشابہت دی گئی ہے اور آخری مسیح کے مخالفین کو یہود مغضوب علیہم سے اور آیت کما استخلف الذین من قبلھم میں یہ بھی اشارہ کر دیا ہے کہ آخری خلیفہ اس اُمّت کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے زمانہ میں آئے گا جو وہ زمانہ اپنی مدت میں اس زمانہ کی مانند ہوگا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے تھے یعنی چودھویں صدی کیونکہ کما کا لفظ جس مشابہت کو چاہتا ہے اس میں زمانہ کی مشابہت بھی شامل ہے تمام فرقے یہودیوں کے اس بات پر متفق ہیں کہ عیسیٰ بن مریم نے جس زمانہ میں دعویٰ نبوت کیا وہ زمانہ حضرت موسیٰ سے چودھویں صدی تھی۔" (تذکرۃ الشہادتین)

اب جبکہ چودھویں صدی ہجری بھی ختم ہو چکی ہے۔ ندوی۔ دیوبندی۔ اہلحدیث بریلوی وغیرہ علماء کرام کے سامنے صرف دو ہی راستے ہیں یا تو وہ قرآن و حدیث اور بزرگانِ اُمّت کے کشوف کا انکار کر کے مسیح موعود کا انکار کر دیں اور یا پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا کر تجدیدِ ایمان کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے قلوب کو صداقت کے قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ آمین؛

درخواستہائے دُعا

● — خاکسار احسان انٹرمیڈیٹ (آرٹس) کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہے۔ خاکسار: سید عبدالقادر شمیم احمد سرو (اڑیسہ)

● — عزیز ناصر احمد سلمہ مقیم ناروے کی اہلیہ کی شفایابی اور منذر خوابوں کے اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے۔ محترم حضرت مولوی عطا محمد صاحب صحابی کے بیٹے عزیز خلیل احمد سلمہ کی شفایابی نیز محترم مولوی صاحب کی زیارتِ قادیان کی دلی خواہش کی تکمیل کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: قریشی سعید احمد درویش قادیان

● — برادرم مکرم عبدالمومن صاحب قریشی مقیم میرو بی (کینیا) [illegible] کے بابرکت ہونے اور اپنے بھائی مکرم عبدالعزیز صاحب قریشی مقیم [illegible] کی دنیا میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: عبدالحفیظ [illegible] قادیان

ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ اڑیسہ

صوبہ اڑیسہ کی تمام مجالس کا ساتواں سالانہ اجتماع امسال سونگڑہ بھدرک میں منعقد ہو کر بفضلہ تعالیٰ خیر و خوبی اور کامیابی سے اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نظارت اصلاح و ارشاد کی ہدایت پر خاکسار ۱۲ فروری کو ہی اجتماع کے جملہ انتظامات کی تکمیل کے لئے سونگڑہ بھدرک پہنچ گیا تھا۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک نے اجتماع کے پروگرام اور دعوت نامے بروقت جماعتوں کو بھجوا دئے اور اڑیسہ کی تمام مجالس نے بھی وقت مقررہ پر اپنے اپنے نمائندے بھجوا کر تعاون کیا۔ جماعت احمدیہ بھدرک نے مرکز کی منظوری سے ایک کمیٹی تشکیل دی جس کی نگرانی میں تمام کام بحسن و خوبی انجام پائے۔

اس اجتماع میں مقامی مبلغ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب اور مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر کے علاوہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد و مکرم سید نور عالم صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نیز مکرم فیروز الدین صاحب اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے کلکتہ نے بھی شرکت کی۔

مورخہ ۱۳ فروری کی شام تک تمام نمائندگان بھدرک پہنچ چکے تھے تمام خدام نے چار بجے نماز تہجد ادا کی بعد ازاں نماز فجر ہوئی ۵ بجے درس قرآن اور اجتماعی تلاوت قرآن کریم ہوئی صبح ۷ بجے اجتماعی طور پر ناشتہ کیا گیا۔ بعدہٗ ٹھیک نو بجے پروگرام کے مطابق افتتاحی اجلاس مسجد احمدیہ بھدرک میں زیر صدارت مکرم شمس الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ عزیز داؤد احمد کی تلاوت کلام پاک اور شیخ عبد الاحد صاحب کی نظم خوانی کے بعد محترم صدر صاحب نے فلک شگاف نعروں کے دوران لوائے احمدیت لہرایا۔ پرچم کشائی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ بعدہٗ خدام الاحمدیہ کا عہد مکرم وسیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک نے دہرایا۔ نیز مکرم مبارک احمد شاہ صاحب نے جماعت احمدیہ بھدرک کی طرف سے ایڈریس پیش کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی ہارون رشید صاحب۔ مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس اور مکرم عبد المطلب خان صاحب نے تقاریر کیں آخر میں محترم صدر مجلس نے صدارتی تقریر فرمائی اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔

اجتماع کے پہلے اجلاس کے بعد خدام اور اطفال کے ہر دو گروپ کے درمیان حسن قرأت۔ نظم خوانی (اردو۔ اڑیہ) تقاریر فی البدیہہ۔ تقاریر دینی معلومات اور حفظ قرآن پاک وغیرہ مقابلہ جات ہوئے ان کے علاوہ مختلف ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے اجتماع میں مندرجہ ذیل احباب نے صدارت کے فرائض ادا کئے تھے۔ مکرم شمس الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرک۔ مکرم عبد المطلب خان صاحب۔ مکرم ابو صالح صاحب کٹک۔ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ جماعت احمدیہ کیرنگ۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد۔ مکرم منشی مقصود احمد صاحب بھدرک۔

اجتماع میں بچوں کے فرائض ادا کرنے والے احباب مندرجہ ذیل تھے۔ مکرم فیض الرحمٰن صاحب چوکیدار۔ مکرم عبد اللہ خان صاحب کیرنگ خاکسار شرافت احمد خان۔ مکرم ابو صالح صاحب کٹک۔ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب۔ مکرم منشی مقصود احمد صاحب بھدرک۔ مکرم مولوی غلام مہدی صاحب مبلغ کٹک۔ مکرم مشرف الاسلام محمود علی صاحب بھدرک۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد۔ مکرم محمد نور عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے کلکتہ۔ مکرم فیروز الدین صاحب کلکتہ

مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۸۱ء کو اجتماع کے اختتام پر شام ۶ بجے مکرم سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے خدام کو ضروری نصائح فرماتے ہوئے انعامات تقسیم فرمائے۔ بعض خدام و اطفال کو اسپیشل انعامات بھی دئے گئے۔

بعد ازاں محترم صدر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے اجتماع کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے انتظام میں شرکت کرنے والے تمام احباب کو مبارکباد دی اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تمام ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ بعد ازاں اجتماعی دعا کے ساتھ ہمارا یہ سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم شمس الدین صاحب صدر جماعت۔ مکرم مقصود احمد صاحب زعیم انصار اللہ بھدرک۔ مکرم مشرف الاسلام ہادی صاحب۔ مکرم محمد یونس صاحب مکرم مولوی ہارون رشید صاحب۔ مکرم نور محمد شاہ صاحب۔ مکرم ہاشم خان صاحب۔ مکرم وسیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم مبارک احمد صاحب نائب قائد نے بڑی قربانی و ایثار کا مظاہرہ کیا جزاہم اللہ خیراً۔ خاکسار شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

الحمد للہ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد۔ سکندرآباد کا تیسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۸۰ء کو بوقت دو بجے خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن مجید اور عہد نامہ دہرانے کے بعد خاکسار نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد حسن قرأت نظم خوانی تقاریر فی البدیہہ۔ تقاریر دینی معلومات اور مشاہدہ و معائنہ کے مقابلہ جات ہوئے جن میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کے ناموں کا اعلان بجز کی جانب سے اسی موقعہ پر کر دیا گیا۔

آخر میں خاکسار نے اختتامی دعا کرائی مستورات میں چائے تقسیم کی گئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع نہایت کامیاب رہا۔ کل ۲۳۰ مستورات و بچیوں نے شرکت کی ججز کے فرائض محترمہ عزیز الدین صاحبہ اور اکبری بیگم صاحبہ نے ادا کئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا کرے آمین

ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اس سال بھی ناصرات کا سالانہ اجتماع منانے کی توفیق ملی مورخہ ۲۰ نومبر کو ٹھیک ۲ بجے اجتماع کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ عہد نامہ دہرانے کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کا ارسال کردہ پیغام برائے ناصرات پڑھ کر سنایا گیا اس کے بعد ہر سہ معیاری ناصرات کے حسن قرأت، نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلے ہوئے ان مقابلہ جات کے دوران بچیوں کے دو گروپس نے علیحدہ علیحدہ ترانہ پڑھا۔

ججز کے فرائض مکرم و محترمہ امۃ اللہ غوری۔ محترمہ عزت النساء صاحبہ اور محمودہ رشید صاحبہ نے ادا کئے دعا پر اجتماع کی کارروائی ختم ہوئی آخر میں بچیوں میں بسکٹ اور مٹھائی تقسیم کئے گئے۔

خاکسار: اعظم النساء بیگم صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

بیرنگ کالج بٹالہ کے سیمینار میں جماعتی نمائندگی

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی بیرنگ یونین کرسچین کالج بٹالہ کے شعبہ کرسچین انسٹی ٹیوٹ آف سکھ سٹڈیز کے زیر اہتمام The problem of death and sufferings in Indian religions کے عنوان پر مورخہ ۲۰، ۲۱ اور ۲۲ مارچ ۱۹۸۱ء کو ایک سہ روزہ سیمینار منعقد ہوا جس میں انسٹی ٹیوٹ کی دعوت پر مورخہ ۲۱ مارچ کے دوسرے سیشن میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سکندرآباد کا انگریزی میں تحریر کردہ بیش قیمت تحقیقی مقالہ پڑھا اور بعض کی طرف سے اسلامی فلسفہ کے مختلف پہلوؤں سے متعلق کئے جانے والے استفسارات کے تسلی بخش جوابات دئے جماعتی وفد میں مکرم فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور خارجہ۔ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر جائیداد۔ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ مکرم منیر احمد صاحب نائب ناظر امور عامہ۔ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری اور مکرم ایڈیٹر صاحب اخبار بدر بھی شامل تھے۔

آخری سیشن میں محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و تعلیم نے بھی شمولیت فرمائی۔

(نامہ نگار خصوصی)

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کا سالانہ جلسہ — بقیہ صفحہ اوّل

اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ حسب پروگرام بوقت گیارہ بجے قبل از دوپہر سونگھڑہ کے مختلف محلہ جات میں مقیم احمدی دوستوں کے گھروں میں تشریف لے گئے۔ جبکہ حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب اسی روز صبح کو حیدر آباد کے لئے روانہ ہو گئے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے ممبران مجلس عاملہ اور دیگر عہدیداران سے بھی تقریباً نصف گھنٹہ تک بعض جماعتی اُمور کے بارے میں تبادلۂ خیالات فرمایا اور مفید مشوروں سے نوازا۔ بعد از نماز ظہر و عصر مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں دونوں بزرگان نے بعض اہم تربیتی اُمور کی جانب نہایت احسن پیرائے میں احباب جماعت کی توجہ مبذول کرائی۔

دوسرا اجلاس

مورخہ ۱۰/۳/۸۱ کو بعد نماز مغرب زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ دوسرے دن کا اجلاس منعقد ہوا۔ عزیز عبد الجلیل خاں صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ کٹک کی نظم خوانی کے بعد پہلی تقریر مکرم سید غلام ہادی صاحب معلم وقف جدید کی بزبان اڑیہ "موعود اقوام عالم از روئے ہندو ازم" کے عنوان پر ہوئی۔ ازاں بعد مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ کٹک نے اڑیہ زبان میں "کرشن ثانی کی آمد از روئے ہندو مذہب" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

اجلاس کی آخری تقریر زیر عنوان —— "پندرھویں صدی ہجری کا آغاز اور ظہور امام مہدی علیہ السلام" محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے فرمائی۔ جو نہایت پُر اثر اور غیر احمدی دوستوں کے لئے خاص طور سے دلچسپی کا موجب بنی۔

اس اجلاس کی صدارتی تقریر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمانی تھی۔ مگر افسوس کہ موصوف اچانک صحت کی ناسازی کی بناء پر تقریر نہ فرما سکے۔ البتہ آپ شاملِ اجلاس رہے۔ بعد ازاں خاکسار نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ دُعا کے بعد یہ اجلاس بفضلہ تعالیٰ خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

مورخہ ۱۰/۳/۸۱ کو علی الصبح محترم حضرت میاں صاحب اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ بعض دوستوں کے مکان پر تشریف لے گئے وہاں سے فارغ ہونے کے بعد قریباً ۸ بجے صبح پرسوز اجتماعی دُعا کے بعد احباب جماعت نے پُرنم آنکھوں اور فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب اور افرادِ قافلہ کو آپ کے اگلے سفر کیندرہ پاڑہ کے لئے رخصت کیا۔

اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب اور افرادِ قافلہ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور اپنی حفظ و امان میں منزلِ مقصود پر پہنچائے۔ آمین ثم آمین۔

حصہ آمد کے موصی احباب متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۸۱ء کو ختم ہو رہا ہے۔ جو رقوم ۳۰ اپریل ۸۱ء تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو جائیں گی وہ اسی مالی سال میں شمار ہوں گی۔ اس کے بعد وصول ہونے والی رقوم کا اگلے سال کے کھاتہ میں اندراج ہو گا۔ اس لئے تمام موصی احباب اپنے حسابات کا جائزہ لیں اور جس قدر حصہ آمد آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اُسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ عہدیداران جماعت۔ اُمراء۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریانِ مال سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جد و جہد تیز کر دیں اور کوئی دوست بھی ان کی جماعت میں ایسا نہ ہو جو بقایا دار کہلائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

(بقیہ صفحہ ۵) یہ مقدس مقام ہم پر عظیم ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ ہم اپنا نیک نمونہ پیش کریں۔ اور اپنی اصلاح کے ساتھ اپنی اولادوں کی بھی صحیح تربیت کریں۔ آخر میں آپ نے نوجوانوں کو اُن کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ اجلاس ٹھیک گیارہ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

موصی احباب کی خاص توجہ کیلئے

حصۂ جائداد زندگی میں ہی ادا کر دینا بہتر ہوتا ہے!!

جن مخلصین جماعت نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم فرمودہ وصیت کے نظام میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور قربانیاں کرنے کا عہد کیا ہے وصیت کے مطابق انہیں اپنا حصۂ جائداد تو ضرور ادا کرنا ہے۔ لیکن موصی حضرات کے لئے مناسب یہی ہے کہ اپنی زندگی میں ہی جلد از جلد اس عہد کو پورا کرتے ہوئے حصۂ جائداد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔ کیونکہ بعض اوقات ورثاء موصی کی وصیت کے مطابق حصۂ جائداد کی ادائیگی میں تاخیر کرتے ہیں۔ یا حصۂ جائداد کی ادائیگی نہیں کرتے اور یہ امر موصی کے بہشتی مقبرہ میں دفن کئے جانے اور تابوت کو قادیان لانے کی اجازت دیئے جانے یا موصی کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگائے جانے میں مانع ہو جاتا ہے۔

اس لئے موصی حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اپنی وصیت کا حصۂ جائداد اپنی زندگی میں ہی جلد از جلد ادا کر دینے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ بوقت وفات موصی کی وصیت کا حساب صاف رہے۔

موصی اپنی زندگی میں اپنی کل جائداد یا اس کے کسی حصہ کی حسب ضابطہ تشخیص کرا کے حصۂ جائداد یکمشت یا ایک سال میں باقساط ادا کر سکتا ہے۔

ضروری ہو گا کہ تشخیص جائداد کی درخواست میں دفتری ریکارڈ کی خاطر موصی اپنی کل موجود الوقت جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا تفصیلاً معہ ان کی اندازاً قیمتوں کے ذکر کرے۔ اگر جائداد کے کسی جزو کی تشخیص کروانی مطلوب ہو تو اس کو متعین کرنا ضروری ہو گا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

بقیہ اخبار احمدیہ: تاہم قادیان پہنچنے کے بعد سے بفضلہ تعالیٰ طبیعت اچھی ہے۔ اسی طرح محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مع بچگان اور جملہ درویشانِ کرام بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

VARIETY CHAPPAL-PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پریذیڈنٹ سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈلی زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررز اینڈ آرڈرز سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۲۲۴ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

خدام الاحمدیہ اور وقارِ عمل

بانیٔ مجلس خدام الاحمدیہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ خدام کو وقارِ عمل کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" ہاتھ سے کام کرنے کو جب میں کہتا ہوں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ عام کام جس کو دنیا میں عام طور پر بُرا سمجھا جاتا ہے اُن کو بھی کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ مثلاً مٹی ڈھونا، ٹوکری اٹھانا وغیرہ ۔۔۔ پس جائز کام کرنے کی عادت ہر شخص کو ہونی چاہیئے۔ تاکہ کسی کام کے متعلق یہ خیال نہ ہو کہ یہ بُرا ہے ۔ ہر محلے کے ممبر ذمہ دار سمجھے جائیں کہ اُس محلہ کی صفائی کے لئے پہلے لوگوں کو منع کرو ۔ اور سمجھاؤ کہ گلی میں گندگی نہ پھینکیں اور اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں تو پھر خود جا کر اُٹھائیں۔ جب وہ خود اُٹھائیں گے تو پھینکنے والوں کو بھی شرم آئے گی ۔ اور جب عورتیں دیکھیں گی کہ وہ جو گندگی گلی میں پھینکتی ہیں وہ اُن کے باپ یا بھائی یا بیٹے کو اُٹھانی پڑتی ہے تو وہ سمجھیں گی کہ یہ بُرا کام ہے اور وہ اس سے باز رہیں گی۔ ایک تو کام کرنے کی عادت پیدا کی جائے ۔ دوسرے کسی کام کو ذلیل نہ سمجھا جائے "۔ (الفضل ۱۷ر مارچ ۱۹۳۹ء)

پس دُعا ہے کہ مولا کریم ہمیں حضورؓ کی ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے تا ہم حقیقی خدام الاحمدیہ کہلا سکیں ۔

مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

دوسری آل مہاراشٹرا احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی

بتاریخ ۹-۱۰ر مئی ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ و اتوار

امسال آل مہاراشٹرا احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد حسب فیصلہ مجلس انتظامیہ مہاراشٹرا ۹ر اور ۱۰ر مئی ۱۹۸۱ء کو بمبئی میں ہوگا ۔ انشاء اللہ ۔ کانفرنس کے انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے پندرہ افراد پر مشتمل مجلسِ انتظامیہ کا تقرر ہوا ہے ۔ جس کے صدر مکرم سید شہاب احمد صاحب ہوں گے ۔ جبکہ مکرم محمد سلیمان صاحب جنرل سیکرٹری اور خاکسار و مکرم عبدالشکور صاحب ہر دو سیکرٹریان ہوں گے ۔ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اس کانفرنس میں شرکت کر کے خدمت کا موقعہ دیں ۔ نیز کانفرنس کی نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دُعا کریں ۔ امکان ہے کہ اس کانفرنس میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان بھی از راہِ شفقت شرکت فرمائیں گے ۔

پتہ :- احمدیہ مسلم مشن ۔ الحق بلڈنگ ۱۷ ۔ کلب بیک روڈ ۔ بمبئی ۔ ۴۰۰۰۰۸

خاکسار : وی عبدالرحیم
سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بمبئی

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

مندرجہ ذیل جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کی جانب سے جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کے انعقاد سے متعلق خوشکن رپورٹ موصول ہوئی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مخلصانہ مساعی کو قبول فرمائے ۔ اور اجر جزیل سے نوازے ۔ آمین ۔ (ایڈیٹر بدر)

جماعت ہائے احمدیہ کنانور ۔ سکندر آباد ۔ سورت ۔ کٹک ۔ کیندرہ پاڑہ ۔ چنتہ کنٹہ ۔ جڑچرلہ ۔ مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ ۔ لجنات اماء اللہ کوسمبی (اڑیسہ) و یادگیر ۔ مجلس خدام الاحمدیہ اسنور ۔ جماعت ہائے احمدیہ بھرت پور (بنگال) و بنگلور ۔

درخواست دعا :- برادرم مکرم محمد عظمت اللہ صاحب کرنول سے اپنے کاروبار میں برکت اور تمام پریشانیوں کے ازالہ کیلئے درخواست دُعا کرتے ہیں نیز خاکسار کی خوشدامن صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار اور حیدرآباد میں زیرِ علاج ہیں احباب اُن کی صحتِ کاملہ کیلئے دُعا فرماویں ۔ (خاکسار : محمد کریم الدین شاہد قادیان)

منظوری ممبران انجمن وقفِ جدید قادیان ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل اصحاب کو ممبران انجمن وقفِ جدید کی منظوری عنایت فرمائی ہے ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ۔ آمین ۔

(۱) - خاکسار ملک صلاح الدین ۔ انچارج وقفِ جدید
(۲) - محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ممبر
(۳) - محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ممبر
(۴) - محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ممبر
(۵) - محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب ممبر
(۶) - محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب ممبر

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

کنڑی زبان میں سہ ماہی رسالہ

"یُگ رشمی" کی اشاعت

جماعت احمدیہ مینگلور کی طرف سے " یُگ رشمی " کے نام سے ایک سہ ماہی رسالہ مکرم محمد یوسف صاحب بی کام کے زیر ادارت شائع ہو رہا ہے ۔ یہ رسالہ عرصہ چھ سال سے باقاعدگی کے ساتھ اور کامیابی سے چل رہا ہے ۔ نہایت دیدہ زیب اور مفید مضامین پر مشتمل ۴۰ صفحات کا یہ کنڑی رسالہ اس علاقہ میں بہت زیادہ مقبول ثابت ہوا ہے ۔ کنڑی زبان جاننے والے مسلموں اور غیر مسلموں میں احمدیت کی تبلیغ کا بہترین ذریعہ ثابت ہوا ہے ۔

رسالہ کے ٹریکٹ کیش میں WHERE DID JESUS DIE ? کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے ۔ اور اس وقت اسلامی اُصول کی فلاسفی کا ترجمہ قسط وار شائع ہو رہا ہے ۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ کرناٹک اور آندھرا پردیش سے درخواست کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس رسالہ کے خریدار بن کر اور اشتہارات کے ذریعہ اس نہایت کارآمد اور مفید رسالہ کے فروغ اور اشاعت میں ہر ممکن تعاون فرمائیں ۔ اور زیر تبلیغ احباب تک رسالہ پہنچانے کی کوشش کریں ۔

رسالہ کا چندہ سالانہ چار روپے (Rs. 4/-) ہے ۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر فرمائیں :-

THE EDITOR "YUGARASHMI" KANNADA QUARTERLY
10/23/1008 ANSARI ROAD, BUNDER.
MANGALORE - 575001
(KARNATAKA STATE)

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تامل اور مالایالم میں نئی کتابیں

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے تامل زبان میں خاکسار کی کتاب " ظہور امام مہدیؑ کے متعلق قرآن و احادیث کی پیشگوئیاں " شائع کی ہے ۔ اسی طرح جماعت احمدیہ پینگاڈی نے خاکسار کی مالایالم کتاب بعنوان " موجودہ عیسائیت بائبل کے آئینہ میں " ۔ اور جماعت احمدیہ کوڈالی نے خاکسار کی دوسری مالایالم کتاب " مسئلہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ " شائع کی ہے فی کتاب ایک روپیہ قیمت ہے ۔ تامل کتاب جماعت احمدیہ مدراس سے اور مالایالم کتابیں مذکورہ جماعتوں سے دستیاب ہو سکتی ہیں

خاکسار :- محمد عمر مبلغ مدراس
احمدیہ مسلم مشن ۔ یو ۔ آئی ۔ کالونی ۔ مدراس ۔ ۲۴

1835.
Mr. Laeeque Ahmad Khan,
Elect rical Mess,
G.V. Kuthar,
c/o F.M.O., BOMBAY - 400001